کتاب الزکوٰۃ

زکوۃ کے لغوی و اصطلاحی معنی:۔

لغوی معنی:۔ پاکی اور بڑھنا

اصطلاحی معنی:۔ زکوۃ کی نیت سے مال کی مخصوص مقدار کا شرعی فقیر کو مالک بنانا۔

زکوۃ کو زکوۃ کہنے کی وجہ:۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى چونکہ زکوۃ کی برکت سے نفس انسانی بخل کے میل سے پاک و صاف ہوتا ہے نیز اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے اس لئے اسے زکوۃ کہتے ہیں۔

زکوۃ کا سبب:۔

زکوۃ کا سبب بڑھنے والا مال ہے۔

شرائط زکوۃ:۔

اسلام، آزاد ہونا، عقل، بلوغ، اور قرض سے مال کا خالی ہونا

لہذا کافر، غلام، بچے اور دیوانے (مجنون) پر زکوۃ فرض نہیں

زکوۃ کا حکم کب آیا:۔

صحیح یہ ہے کہ زکوۃ کا اجمالی حکم ہجرت سے پہلے آیا اور اس کی تفصیل ۲ھ میں بیان ہوئی۔

زکوۃ دینا ہر اس عاقل بالغ آزاد مسلمان پر فرض ہے جس میں یہ شرائط پائی جائیں

1۔ نصاب کا مالک ہونا 2۔ یہ نصاب نامی ہو 3۔ نصاب اسکے قبضے میں ہو 4۔ نصاب اسکی حاجت اصلیہ سے زائد ہو 5۔ نصاب دین سے فارغ ہو

6۔ اصل نصاب پر ایک سال گزر جائے

لہذا آیات قرآنیہ میں تعارض نہیں۔

کتنے مالوں میں زکوۃ فرض ہے؟

کل چار مالوں میں زکوۃ فرض ہے

1۔ سونا چاندی 2۔ زمینی پیداوار 3۔ مال تجارت

4۔ جنگل میں چرنے والے جانور

حدیث نمبر ۱۵۸۶:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زکوۃ کا انکار کرنیوالے قبیلوں کے نام:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال کے بعد قبیلہ غطفان فزارہ، بنی سلیم وغیرہم نے وجوب زکوۃ کا انکار کر دیا اور بولے کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے

مفہوم:

"یارسول اللہ ان کے مال کی زکوۃ آپ وصول کرو" جب وصول کرنے والے تشریف لے گئے تو زکوۃ بھی ختم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انہیں مرتد قرار دیا۔ اور ان پر جہاد کی تیاری فرمائی۔ صدیقی جماعت ہی وہ جماعت ہے جو ان مرتدین کی سرکوبی کیلئے رب تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہوئی۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اولاً منکرین زکوۃ پر جہاد کے مخالف تھے انکی دلیل اس حدیث کے ظاہری الفاظ تھے کہ کلمہ گو پر جہاد کیسا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری کلمہ پڑھنے والے منافقین پر جہاد نہ فرمایا تو مانعین زکوۃ تو دل سے کلمہ پڑھ رہے ہیں۔

مالک نصاب ہونے سے مراد: یہ ہے کہ اس شخص کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اتنی مالیت کی رقم یا اتنی مالیت کا مال تجارت یا اتنی مالیت کا حاجت اصلیہ سے زائد سامان ہو

Day: M T W T F S S

اور زکوۃ کے سوا تمام فرائض کے معتقد ہیں تو ان پر آپ جہاد کیسے کر سکتے ہیں؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا رب کی قسم میں اس پر جہاد کروں گا جو نماز و زکوۃ میں فرق کرے کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے۔ صدیق اکبر کا یہ جواب نہایت مختصر اور جامع ہے خلاصہ یہ ہے کہ اے عمر تم نے اپنی حدیث میں یہ لفظ نہ دیکھا اِلَّا بِحَقِّہٖ یعنی کلمہ گو کو حق اسلام کی وجہ سے قتل کیا جا سکتا ہے نماز بھی حق اسلام ہے اور زکوۃ بھی۔ جو ان دونوں میں فرق کرے کہ نماز کو مانے زکوۃ کا انکار کرے وہ یقیناً مستحق جہاد ہے رہے منافقین تو ان کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا۔ وحسابھم علی اللہ یعنی ہم دل سے بحث نہ کریں گے۔ جو کوئی بظاہر اسلام کے سارے ارکان کا اقرار کرے ہم اس پر جہاد نہ کریں گے۔ دل میں اس کے کچھ بھی ہو منافقین کسی رکن اسلامی کے زبان سے منکر نہ تھے۔

اسے عمر وجوب زکوۃ کا انکار تو بہت بڑی چیز ہے اگر وہ لوگ ظاہری مال یعنی پیداوار اور جانوروں کی زکوۃ ہمارے بیت المال میں داخل نہ کریں گے تب بھی تو وہ سرکوبی کے مستحق ہیں کیونکہ اس میں ایک سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدہ دانستہ انکار ہے اس جگہ مرقات میں ہے کہ اگر کوئی قوم اذان دینا چھوڑ دے تو سلطان اسلام ان سے بھی جنگ کرے گا۔

مال نامی کے معنی: بڑھنے والا مال خواہ حقیقتاً بڑھے یا حکماً اس کی تین صورتیں ہیں

1★ یہ بڑھنا تجارت سے ہو گا

2★ افزائش نسل سے جانوروں کو جنگل میں چھوڑ دینے سے ہو گا

3★ وہ مال خلقی یعنی پیدائشی طور پر نامی ہوگا جیسے سونا چاندی

Date:

Day: M T W T F S S

کیونکہ اس میں شعار اسلام کا بند کرنا ہے خیال رہے کہ اب چونکہ بادشاہ عموماً لاپرواہ اور حکام فاسق ہوگئے جن سے امید نہیں کہ زکوتوں کو ان کے مصرفوں پر صرف کریں لہذا اب انہیں کوئی زکوۃ نہ دی جائے اسی لیے صدیق اکبر نے منعونی فرمایا یعنی مجھے اور مجھ جیسے عادل اسلام سلطان اسلام کو جو زکوۃ نہ دیں تو ان پر جنگ ہوگی۔

مرقات نے اس جگہ فرمایا کہ عثمان غنی کے زمانے میں لوگوں کا حال بدل گیا تھا اس لئے آپ نے زکوۃ وصول کرنے میں سختی نہ فرمائی۔ بلکہ مال والے اپنی زکوتیں خود دیتے لگے۔ اور کسی صحابی نے آپ کے اس عمل پر انکار نہ کیا خیال رہے کہ وجوب زکوۃ کا انکار کفر ہے ایسے لوگوں پر اسلامی جہاد ہوگا۔ اور اس زمانے میں خلیفہ المسلمین کو زکوۃ ادا نہ کرنا بغاوت تھا۔ جس پر ان کے خلاف تادیبی کاروائی حتی کہ جنگ بھی کی جاسکتی تھی لہذا یہ حدیث بالکل واضح ہے اور ان کے شروع میں منکرین کفر فرمانا بالکل درست ہے۔

احناف کے نزدیک حاکم کو جبراً زکوۃ وصول کرنے کا حق نہیں ہے:

شوافع کے ہاں سے یہ حدیث چونکہ منکرین زکوۃ کے متعلق ہے اس لیے احناف کے خلاف نہیں

یعنی میں نے صدیق اکبر کی رائے کی طرف رجوع کر لیا

اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔

حاجت اصلیہ کسے کہتے ہیں: یعنی ضروریات زندگی سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی عموماً انسان کو ضرورت ہوتی ہے اور ان کے بالکل نہ ہونے سے یا مطلقاً کم ہونے سے اوقات میں شدید تنگی و دشواری ہو جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے وغیرہ

ایک یہ کہ صدیق اکبر یقیناً تمام مخلوق سے بڑے عالم اور بڑے سیاستدان تھے۔ انہی کے علم پر اس جہاد کی تیاری ہوئی۔ اگر آج آپ تھوڑی نرمی کرتے تو فرائض اسلامی کے انکار کا دروازہ کھل جاتا۔ اسی لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت آپ ہی کو جانشین امام نماز بنایا۔ انہی کی سیاست سے حجاز بلکہ عرب میں امن و امان بحال ہوا اور فاروقی فتوحات کیلئے راستہ صاف ہوا۔ دوسرے یہ کہ ایک شعار اسلامی کا انکار بھی ایسا ہی کفر ہے جیسے سارے ارکان کا انکار۔ تیسرے یہ کہ حکمہ گو مرتدین پر جہاد کیا جائے گا۔

باب ماتجب فیہ الزکوٰۃ

خیال رہے کہ سونا چاندی اور تجارتی مالوں میں بالاتفاق زکوٰۃ واجب ہے۔ البتہ جو چیزیں ایسی ہوں جو پورا سال تک نہ ٹھہر سکیں ان میں اختلاف ہے

امام اعظم: کے ہاں ان میں مطلقاً زکوٰۃ ہے اور دیگر اماموں کے ہاں نہیں

نیز کھجوروں اور چھوہاروں وغیرہ میں امام اعظم کے ہاں مطلقاً زکوٰۃ واجب ہے خواہ کتنے ہی پیدا ہوں اور صاحبین کے ہاں جب پانچ وسق ہوں۔

سال کب ہو گا: جس تاریخ اور وقت پر آدمی صاحب نصاب ہوا جب تک نصاب رہے تو یہی تاریخ اور وقت جب آئے گا اسی منٹ سال مکمل ہو جائے گا۔

Date:
Day: M T W T F S S

حدیث نمبر ۱۵۵۸:-

اوسق صاع، رطل عرب کے پیمانوں کے نام ہیں ایک وسق ساٹھ صاع کا ہے۔ اور ایک صاع ہمارے ۸۰ تولے والے سیر سے تقریباً ساڑھے چار سیر ہوتا ہے تو اس حساب سے ایک وسق تیس سیر ہوا

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مطلقاً پیداوار میں زکوٰۃ ہے کم ہو یا زیادہ امام اعظم کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ ہے۔

وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْاَرْضِ ۃ

اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا۔

حدیث نمبر ۱۵۶۲:-

یعنی سونے چاندی میں تو ہر حال زکوٰۃ ہے تجارت کے لیے ہو یا پہننے کے لیے یا کسی اور مقصد کے لیے مگر ان کے علاوہ دوسرے مالوں میں زکوٰۃ تب ہو گی۔ کہ تجارت کے لیے ہوں اس قاعدہ کلیہ میں تمام مال داخل ہیں۔ حتیٰ کہ کپڑے، زمین، غلہ، جانور بھی خیال رہے کہ جانوروں میں ساٹھ کی زکوٰۃ اور ہے تجارتی کی زکوٰۃ کچھ اور ساٹھ کی زکوٰۃ تو وہ ہے جو پہلے ذکر ہوئی۔ کہ پانچ اونٹ میں ایک بکری دس میں دو (الخ) مگر تجارتی اونٹ میں قیمت اگر دو سو درہم تک پہنچے تو چالیسواں حصہ۔

سال مکمل ہونے میں کون سے مہینوں کا اعتبار ہوگا قمری کا یا شمسی کا؟
سال گزرنے میں قمری مہینوں کا اعتبار ہوگا نہ کہ شمسی کا اعتبار حرام ہے

Date:
Day:

حدیث نمبر ۱۵۶۴:

خزانہ سے مراد وہ خزانہ ہے جس کی برائی قرآن کریم میں ہے

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ؕ

اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی۔

سوال یہ فرما رہی ہیں کہ اس سونے کی تجارت تو کرنا نہیں ہے صرف پہننے کے لیے ہے تو کیا یہ بھی اس آیت کریمہ کی زد میں آتا ہے۔ وہ سمجھی یہ تھیں کہ جیسے پہننے کے کپڑوں میں زکوۃ نہیں تو ہو سکتا ہے کہ پہننے کے زیور میں بھی نہ ہو انہیں یہ خیال نہ رہا کہ کپڑا ضروریات زندگی کی چیز ہے زیور ایسا نہیں۔ اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ استعمالی زیور پر زکوۃ ہے۔

اگر زیور کی زکوۃ نہ دی جائے تو یہ بھی کنز میں داخل ہے جس پر قرآن کریم میں سخت وعید آئی۔ اگر زکوۃ دی جائے تو کنز نہیں۔

Date:
Day: M T W T F S S

باب فی تعجیل الزکوٰۃ :-

یعنی اگر کسی کے پاس بقدر نصاب مال آگیا تو سال گزرنے سے پہلے اس کی زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ کیونکہ سال گزرنا زکوٰۃ کیلئے شرط وجوب ہے۔ اس لئے وہ وقت سے پہلے نہیں ہو سکتی

امام مالک کے یہاں زکوٰۃ بھی سال گزرنے سے پہلے نہیں دے سکتے۔

حدیث نمبر ۱۲۳۴ :-

یعنی اسکے پاس روزمرہ کی ضروریات کھانا اور کپڑا ہے اور کوئی خاص ضروریات درپیش نہیں۔

خیال رہے کہ جس نصاب سے سوال حرام ہوتا ہے اسکی مقدار میں مختلف آتی ہیں یا تو ۵۰ درہم یعنی تقریباً ۱۲ روپے ارشاد ہوئے ایک روایت میں ہے ۴۰ درہم تقریباً ۱۰ روپے ایک روایت میں دن رات کا کھانا ارشاد ہوا۔

حدیث

قرآن پاک میں وارد ہوا ہے **مفہوم :-**

لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے۔

اس الحاف میں بے ضرورت مانگنا بھی ~~دن رات کا کھانا ارشاد ہوا~~ داخل ہے۔ اوقیہ ۴۰ درہم کا ہوتا ہے۔

Date:
Day:

باب الکنز ما ھو و زکوۃ الحلی

کنز کیا ہے اور زیورات کی زکوۃ

کنز کے معنی اور مفہوم:-

علامہ راغب اصفہانی نے لکھا ہے:

کنز کا معنی ہے مال کو اوپر تلے رکھنا، مال جمع کر کے اسکی حفاظت کرنا خزانہ کو کنز کہتے ہیں

عورتوں کی زکوۃ کے بارے میں ائمہ کا اختلاف:-

امام اعظم کے نزدیک:-

انکا مسلک یہ ہے کہ مطلقاً زیورات میں بھی زکوۃ واجب ہے جب کہ وہ حد نصاب کو پہنچتا ہو

امام شافعی کے دو قولوں میں سے ایک قول یہ ہے۔

امام مالک و امام احمد فرماتے ہیں:-

کہ عورتوں کے ان زیورات میں زکوۃ واجب نہیں ہے جن کا استعمال مباح ہے لہذا جن زیورات کا استعمال حرام ہے ان حضرات کے نزدیک بھی ان میں زکوۃ واجب ہوتی ہے۔

امام شافعی کا دوسرا قول بھی یہی ہے

سونے چاندی کا کامل نصاب:-

علامہ ابن عابدین شامی حنفی نے لکھا ہے!

اگر کسی کے پاس سونا بھی ہے اور چاندی بھی اور دونوں کی کامل نصاب ہیں تو یہ ضروری نہیں کہ سونے کو چاندی

چاندی کو سونا قرار دے کر زکوٰۃ ادا کرے۔ لیکن ہر ایک علیحدہ
علیحدہ واجب ہے۔ یہاں اگر زکوٰۃ دینے والا صرف
ایک چیز سے دونوں نصابوں کی زکوٰۃ ادا کرے تو اسے
اختیار ہے مگر اس صورت میں یہ واجب ہے کہ سونے کی قیمت
وہ لگائے جس میں فقیروں کا زیادہ نفع ہو۔

زیورات کی زکوٰۃ میں مذاہب اربعہ:

امام مالک و امام احمد کے نزدیک:
زیورات میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے
حضرت امام شافعی اور امام اعظم کے نزدیک:
ان کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ واجب ہے
یہی نظریہ اصحاب احناف کا ہے

سونے چاندی کی زکوٰۃ:

سونا چاندی جب بقدر نصاب ہوں تو ان میں زکوٰۃ فرض
ہو جاتی ہے
سونا کا نصاب: بیس مثقال یعنی ساڑھے سات تولہ
چاندی کا نصاب: دو سو درہم یعنی ساڑھے باون تولہ
سونے چاندی کی زکوٰۃ میں وزن کا اعتبار ہے قیمت کا لحاظ
نہیں وزن میں بقدر نصاب نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں قیمت
جو کچھ بھی ہو

* سونا چاندی جب بقدر نصاب ہوں تو انکی زکوٰۃ چالیسواں
درہم ہے یعنی انکی قیمت لگالیں اور پھر 2.5% فیصد کے حساب
سے زکوٰۃ میں نقد دے دیں خواہ وہ روپے ہی ہوں یا ان کے

قیمت کی تعریف: شرعاً قیمت اسکو کہتے ہیں جو اس چیز کا بازار میں بھاؤ ہو اتفاقی طور پر یا بھاؤ تاؤ کرنے کے بعد کمی یا زیادتی کے ساتھ کوئی چیز خرید لی جائے تو اسکو قیمت نہیں کہیں گے بلکہ ثمن کہیں گے

سکے یا ان کی بنی ہوئی چیز ہو خواہ اسکا استعمال جائز ہو جیسے عورت کے لیے زیورات یا استعمال جائز نہ ہو جیسے سونے یا چاندی کے برتن

غرض جو کچھ ہو زکوۃ سب کی واجب ہوگی

زکوۃ جلدی ادا کرنے میں حنفیہ اور اکثر ائمہ کا مؤقف:

حنفیہ اور اکثر ائمہ کے نزدیک یہ بات جائز ہے اور درست ہے کہ سال پر سال پورا ہونے سے پہلے ہی زکوۃ ادا کر دی جائے۔ بشرطیکہ نصاب شرعی کا مالک ہو (زکوۃ دینے والا) مالک نصاب سال تمام سے پیشتر بھی ادا کر سکتا ہے بشرطیکہ سال تمام پر بھی اس نصاب کا مالک رہے۔

سال پورا ہونے پر تمام مال خیرات کرنے سے کیا زکوۃ ادا ہو گی؟

جب کسی شخص نے سال پورا ہونے پر کل نصاب خیرات کر دی اگرچہ زکوۃ کی نیت نہ ہو بلکہ نفل کی نیت کی یا کچھ نیت نہ کی زکوۃ ادا ہو گئی۔ اور اگر کل فقیر کو دے دیا اور منت یا کسی اور واجب کی نیت کی تو دینا صحیح ہے مگر زکوۃ اسکے ذمہ رہے گی

مصارف زکوٰۃ:- زکوٰۃ کسے دی جائے؟ :- صرف ان لوگوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے
1- فقیر 2- مسکین 3- عامل 4- رقاب 5- محتاج
6- فی سبیل اللہ 7- ابن سبیل

Date:

Day: M T W T F S S

زکوٰۃ دوسرے شہر میں منتقل کرنے میں مذاہب اربعہ:-

فقہاء احناف کے نزدیک:

زکوٰۃ کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل کرنا مکروہ ہے۔

امام شافعی اور بعض فقہاء مالکیہ نے بھی یہی کہا ہے۔

امام شافعی کا صحیح مذہب :- یہ ہے کہ یہ جائز نہیں ہے۔
صحیح یہ ہے کہ نقل کرنا حرام ہے

فقیر کے معنی و مفہوم:-

فقیر کا معنی:- فقیر کا لفظ چار معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

1- "حاجت ضروریہ کا وجود" مثلاً جس کو عمدہ لباس اور مکان کی حاجت ہو اور اس معنی میں ہر شخص فقیر ہے
اللہ عزوجل فرماتا ہے

اے لوگو! تم سب اللہ کی طرف محتاج ہو۔

2- "جس شخص کے پاس مال جمع نہ ہو"

فقہی اصطلاح میں جو شخص 200 درہم (52.5 تولہ چاندی) کا مالک نہ ہو یا اس کے پاس اسکی حاجت اصلیہ سے زائد سو درہم کے مساوی رقم نہ ہو اور وہ مستحق زکوٰۃ ہو فقہاء احناف کے نزدیک فقیر کا یہی معنی ہے۔

٣ ☆ نفس کا بہت زیادہ حریص ہونا

اس فقرے کے مقابلے میں غنی کا وہ معنی ہے کہ غنی وہ شخص ہے کہ جس کا دل غنی ہو۔

۴ ☆ اللہ کی طرف محتاج ہونا

مسکین کا معنی:۔

مسکین وہ ہوتا ہے جس کے پاس کوئی چیز نہ ہو اور یہ فقیر کی بہ نسبت زیادہ تنگ دست ہوتا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ مسکین وہ ہے جسکے پاس تھوڑی چیز ہو

امام اعظم کے نزدیک:

فقیر وہ شخص ہے جسکے پاس کچھ مال ہو اور مسکین وہ نصاب زکوۃ سے کم ہو اور مسکین وہ ہے جسکے پاس کچھ بھی نہ ہو
امام شافعی کے نزدیک اس کے برعکس ہے
امام مالک کے نزدیک فقیر اور مسکین دونوں مساوی ہیں

عامل: وہ ہے جسے بادشاہ وقت نے زکوۃ اور عشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو (عامل اگرچہ غنی ہو اپنے کام کی اجرت لے سکتا ہے)

رقاب: سے مراد مکاتب ہے مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کے آقا نے اسکی آزادی کیلئے کچھ قیمت ادا کرنا طے کی ہو (فی زمانہ رقاب موجود نہیں)

غارم: اس سے مراد مقروض ہے یعنی اس پر اتنا قرض ہو کہ دینے کے بعد زکوۃ کا نصاب باقی نہ رہے اگرچہ اسکا بھی دوسروں پر قرض باقی ہو لیکن لینے کی قدرت نہ ہو

باب کم یعطی الرجل الواحد من الزکوۃ

حدیث نمبر ۱۶۳۹:

حاشیہ نمبر 105 ابو داؤد شریف

یعنی وہ شخص بادشاہ سے بیت المال پر امیر ہو سوال کرے پس وہ اس سے اپنا حق طلب کرے کیونکہ بادشاہ اور سلطانوں سے بیت المال میں سے اپنا حق لیا جاتا ہے۔

فی سبیل اللہ:

یعنی راہ خدا میں خرچ کرنا اسکی چند صورتیں ہیں

۱☆ کوئی شخص محتاج ہے اور جہاد میں جانا چاہتا ہے مگر اسکے پاس سواری اور زادِ راہ نہیں ہے تو اسے مال زکوۃ سے دے سکتے ہیں کہ یہ راہ خدا میں دینا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قادر ہو۔

۲☆ کوئی حج کیلئے جانا چاہتا ہے اور اسکے پاس زادِ راہ نہیں ہے تو اسے بھی زکوۃ دے سکتے ہیں لیکن اسے حج کیلئے لوگوں سے سوال کرنا جائز نہیں۔

۳☆ طالب علم کہ علم دین پڑھنا یا پڑھانا چاہتا ہے اسکو بھی زکوۃ دے سکتے ہیں بلکہ طالب علم سوال کرکے بھی زکوۃ لے سکتا ہے جبکہ اس نے اپنے آپ کو اس کام کیلئے فارغ

Date:

Day: M T W T F S S

کر رکھا ہو اگرچہ وہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو۔

٧۔ ☆ اسی طرح ہر نیک کام میں مال زکوۃ استعمال کرنا جو فی سبیل اللہ ہے یعنی راہ خدا میں خرچ کرنا ہے۔ مال زکوۃ میں دوسرے کو مالک بنا دینا ضروری ہے بغیر مالک کئے زکوۃ ادا نہیں ہو سکتی۔

ابن سبیل: یعنی وہ مسافر جسکے پاس سفر کی حالت میں زادراہ نہ رہا ہو۔ یہ زکوۃ لے سکتا ہے اگرچہ اس کے گھر میں مال موجود ہو۔ مگر اسی قدر لے کہ اسکی ضرورت پوری ہو جائے زیادہ کی اجازت نہیں ہے اور اگر اسے قرض مل سکتا ہے تو بہتر ہے کہ قرض لے لے۔

نوٹ:

جن لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ انہیں زکوۃ دے سکتے ہیں ان سب کا فقیر ہونا شرط ہے سوائے عامل کے کہ اس کے لئے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن سبیل اگرچہ غنی ہو اس وقت فقیر کے حکم میں ہے باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکوۃ نہیں دے سکتے۔

باب فی فضل سقی الماء

حدیث نمبر ۱۶۷۹:

پانی کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہاری زمین میں کنواں و تالاب ہے یا تمہارا ساگھر میں نل وغیرہ اس سے کوئی شخص پانی لیتا ہے تو اسے پانی لینے سے روکنا مناسب نہیں ہے اسی طرح اگر تم میں سے کوئی شخص پانی مانگتا ہے اور تمہارے پاس تمہاری حفاظت ضرورت سے زائد موجود ہے تو اسے دینے سے انکار نہ کرو۔

ایصال ثواب کے متعلق فقہی مذاہب:

علماء کرام کے درمیان اس پر اجماع ہے کہ میت کے لئے دعا اور صدقہ کرنا جائز ہے۔

بعض روایات ایسی ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ میت کی جانب سے روزہ بھی رکھا جا سکتا ہے اور حج بھی کیا جا سکتا ہے۔

عبادت بدنیہ کے متعلق احناف کا مسلک:

یہ ہے کہ وہ عبادات جو مالی ~~بدنی~~ ہیں اس میں نیابت کارگر ہوگی یعنی مکلف کی جانب سے کوئی دوسرا ادا کرے تو وہ ادا ہو جائے گا۔

وہ عبادات جو بدنی ہیں ان میں نیابت نہیں ہوگی۔

جیسے کہ روزہ نماز۔ وہ عبادات جو مالی اور بدنی کی جامع ہیں ان کے بارے میں یہ ہے کہ اگر مکلف بیمار ہے یا عاجز ہے اور حج کے فریضہ کی باوجود قدرت نہیں رکھتا ہے تو اس کی جانب سے نیابت کی جاسکتی ہے۔

امام مالک و شافعی کے نزدیک:

عبادات بدنی میں نیابت کارگر نہیں ہوگی۔

باب فی المنیحۃ

حدیث نمبر ۱۶۸۴:

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے شارح کرمانی سے یہ بات بھی کی ہے کہ: یہ احتمال ہے کہ ~~ان~~ ان چالیس چیزوں کے علاوہ دوسری چالیس چیزیں ہوں پھر یہ کہنا کہ یہ سب چیزیں منیحہ سے کم ہیں اسکا بھی یقین نہیں کیا جاسکتا ممکن ہے کہ بعض منیحہ سے کم ہوں اور بعض اس سے اعلیٰ ہوں۔

باب المرأۃ تتصدق من بیت زوجھا

حدیث نمبر ۱۶۸۷:

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک عورت کو پہلے سے خاوند کی طرف سے اذن عام حاصل ہے لیکن اس نے اس خاص مقدار میں اپنے شوہر سے صراحۃً اجازت نہیں لی۔

اور اسکو صدقہ کر دیا تو اجر دونوں کو برابر ملے گا

اس سے پتہ چلا کہ عورت اگر صریح اجازت کے بغیر

خرچ کرے اور خرچ کرنے کا کوئی عرف بھی نہ ہو تو عورت

کو کوئی اجر نہیں ملے گا وہ گناہ گار ہوگی ~~بس اس~~

~~حدیث کا~~

باب فی صلۃ الرحم

حدیث نمبر ۱۶۹۰

اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا اور انکے نان و نفقہ

(یعنی روٹی کپڑے وغیرہ کے خرچ) کا انتظام کرنا باعث

اجر و ثواب ہے یہ پیش نظر رکھے رہنا ہو "ان کا نفقہ

اللہ عزوجل نے مجھ پر فرض کیا ہے لہذا میں

حکم کی تعمیل کر رہا ہوں۔

حدیث نمبر ۱۶۹۱ :-

حضرت ابو ھریرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کا حکم ارشاد فرمایا تو ایک

شخص کھڑا ہوا اس نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا اسے خود پر صدقہ کرو

اس نے کہا کہ ایک اور دینار بھی ہے فرمایا اپنے والدین

پر صدقہ کرو اس نے کہا اور بھی ہے فرمایا اپنی زوجہ

پر صدقہ کرو اس نے کہا اور بھی ہے فرمایا کہ اسے اپنے

خادم پر صدقہ کرو اس نے کہا اور بھی ہے فرمایا

تم زیادہ بہتر جاننے والے ہو۔

Day:

حدیث نمبر ۱۶۹۲:-

"آدمی کے گناہ گار ہونے کیلئے اتنا کافی ہے کہ وہ ان لوگوں کو ضائع کر دے جو اسکی کفالت میں ہوں۔"

یعنی کہ وہ ان کو جو اسکی کفالت میں ہیں خرچہ عطا کرنا یعنی جو اس پر اہل و عیال کا نفقہ ہے یہ انہیں وہ نہ دے

آدمی کا جس طرح اپنے آپ اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا واجب ہے اسی طرح اسکا اپنی نفس (اولاد) اور اپنی اصل (ماں، باپ) پر خرچ کرنا بھی واجب ہے

نفقہ کے معنی!

نفقات نفقہ کی جمع ہے اور نفقہ اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو خرچ کی جائے جب کہ شرعی اصطلاح میں طعام لباس اور رہنے کی جگہ کو نفقہ کہتے ہیں اور چونکہ نفقہ کئی نوعیتیں اور قسمیں ہوتی ہیں جیسے بیوی کا نفقہ اولاد کا نفقہ والدین کا نفقہ اور عزیز و اقارب کا نفقہ وغیرہ اس لئے نفقہ کی ان انواع کے اعتبار سے عنوان میں نفقات یعنی جمع کا صیغہ استعمال ہوا

نیز یہاں نفقہ سے عام مفہوم مراد ہے خواہ وہ واجب ہو یا غیر واجب۔

حدیث نمبر 1696:

صلہ رحمی کا معنی!

لغت میں صلہ کا معنی ہے ملانا، جوڑنا
اور مراد یہ ہے کہ اس جگہ میں قریبی رشتہ داروں سے
احسان کرنا جو ماں باپ کی طرف سے قریبی رشتہ دار ہو۔
اصطلاح میں اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ احسان اور
اچھے سلوک کا معاملہ کرنا اور انکو اپنی مالی اور اخلاقی
مدد و اعانت کے ذریعے فائدہ و راحت پہنچانا
رحمی کے لغوی معنی مہربانی و شفقت کے ہیں
لیکن عام اصطلاح میں اسکا معنی مہربانی و شفقت
کا معاملہ کرنا۔

صلہ رحمی کی برکتیں:

ساری امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ صلہ رحمی واجب ہے
اور قطع رحمی حرام ہے۔

جن رشتہ داروں سے صلہ رحمی واجب ہے!

وہ یہ ہیں بعض علماء نے کہا کہ وہ رحم محرم ہیں
بعض علماء نے کہا ہے کہ وہ ذی رحم محرم ہیں یا
نہ ہوں، ظاہر یہی قول ہے احادیث میں مطلقاً رشتہ
داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا حکم ہے

صلہ رحمی کی صورتیں:

صلہ رحمی کی مختلف صورتیں ہیں

ان کو ہدیہ و تحفہ دینا۔ اگر انہیں کسی بات میں تمہاری مدد چاہیے ہو تو انکی مدد کرنا۔ انہیں سلام کرنا۔ انکی ملاقات کو جانا۔ انکے پاس بیٹھنا اٹھنا۔ ان سے بات چیت کرنا ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آنا۔

قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا!

امام نووی فرماتے ہیں اس فرمان سے مراد ہے کہ جو شخص یہ جانتے ہو کہ باوجود کہ قطع رحمی کرنا حرام ہے نہ صرف یہ بغیر کسی سبب و عذر کے قطع رحم کرے اور بغیر کسی شبہ و وجہ کے قطع رحم کرنا کو حلال بھی جانے تو جنت میں داخل نہیں کیا جائے گا یا یہ مراد ہے کہ قطع رحم کرنے والا نجات یافتہ اور اولین لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں گا۔

کتاب الصیام

صوم کے لغوی و شرعی معنی

لغت میں صوم اور صیام کے معنی ہیں امساک یعنی رکے رہنا۔ اصطلاح شرع میں طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک مفطرات یعنی روزہ توڑنے والی اشیاء سے نیت کے ساتھ رکنے کو روزہ کہا جاتا ہے۔

مکلف اور بالغ شخص کا ثواب کی نیت سے طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع کو ترک کرنا اور اپنے نفس کو تقویٰ کے حصول کے لیے تیار کرنا۔

روزہ کب فرض ہوا۔

ماہ رمضان کے روزے ہجرت کے اٹھارہ ماہ بعد شعبان کے مہینے میں فرض کیے گئے۔

حدیث نمبر ۲۳۱۳ : ۲۳۱۴ :

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب رات کی سیاہی اس طرح چھا جائے اور دن اس طرف منہ پھیرے اور آفتاب غروب ہو جائے تو افطار کرو۔

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں مسلمان ابتداء میں ہر ماہ میں تین دن روزے رکھتے تھے پھر رمضان کے روزے فرض ہو گئے جب کوئی شخص افطار کے لیے

کھانا کھائے سو جاتا تو پھر اگلے روز افطار تک کھانا نہیں کھا سکتا تھا
اور اگر وہ سو جاتا تھا یا اسکی بیوی سو جاتی تو پھر وہ بیوی سے عمل
زوجیت نہیں کر سکتا تھا۔

باب نسخ قولہ تعالی وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ

(اس فرمان کا منسوخ ہونے کے بارے میں: اور جو لوگ اسکی طاقت رکھتے ہیں ان پر فدیہ لازم ہے)

شان نزول:

ابتداء اسلام میں اللہ تعالی نے لوگوں کو اختیار دیا تھا کہ اگر ہمت ہو تو روزہ رکھے ورنہ افطار کر لیں اور فدیہ دیں اور یہ اس واسطے تھا کہ لوگوں کو صرف روزہ رکھنے کی عادت نہ تھی۔ اگر ابتدا روزہ ہی کا حکم ہوتا تو شاق ہوتا پھر اس کے بعد یہ اختیار منسوخ ہو گیا۔

مریض کے روزہ نہ رکھنے کے متعلق مذاہب اربعہ:

جو شخص کسی ایسے مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے سے عاجز ہو جس کا زائل ہونا متوقع ہو اس پر اس وقت روزہ رکھنا لازم نہیں ہے اور جب مرض زائل ہو جائے تو اس پر ~~قضا لازم ہے~~ اس پر ان روزوں کی قضا کرنا واجب ہے جیسا کہ آیت مبارکہ میں بھی ہے

ترجمہ

اور اگر کسی شخص نے صبح کو تندرستی کی حالت میں اٹھا پھر صبح کو بیمار ہو گیا تو وہ روزہ توڑ دے" کیونکہ ضرورت کی وجہ سے اس کے لئے روزہ توڑنا جائز ہے۔

امام ابو حنیفہ، امام یوسف اور امام محمد فرماتے ہیں کہ جب یہ خوف ہو کہ اسکی آنکھیں میں درد زیادہ ہوگا یا بخار ہو جائے گا تو روزہ نہ رکھے۔

روزے کا فدیہ!

ایک روزہ کے لیے نصف صاع یعنی دو کلو گندم یا اس کی قیمت فدیہ دے روزہ کے فدیہ میں فقراء کا تعدد شرط نہیں ہے اور ایک فقیر کو متعدد ایام کا فدیہ دے سکتا ہے مہینے کی ابتداء میں بھی دے سکتا ہے۔

مسافر کے روزہ قضاء کرنے کے متعلق:

حضرت جابر بن عبداللہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں بھیڑ دیکھی اور دیکھا کہ ایک شخص پر سایہ کیا گیا ہے آپ نے پوچھا اسے کیا ہوا عرض کی گئی یہ روزہ دار ہے فرمایا

"سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں"

مسافر کے لیے روزہ رکھنا اور روزہ نہ رکھنا دونوں جائز ہے اگر اس کو روزہ رکھنے سے ضرر نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے اور اگر ضرر ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔ یہ علامہ نووی شافعی کا قول ہے

علامہ ابن عابدین شامی حنفی لکھتے ہیں۔

سفر شرعی میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے جو تین دن تین راتوں کی مسافت پر مشتمل ہو خواہ یہ سفر معصیت ہو۔

علامہ ابن عابدین شامی حنفی:

لکھتے ہیں کہ جو شخص بہت بوڑھا اور روزہ رکھنے سے عاجز ہو اسی طرح جس مریض کے مرض کے زوال کی توقع نہ ہو پر روزہ کے لیے فدیہ دیں۔

باب الشهر يكون تسعا وعشرين

حدیث نمبر ۲۳۱۹:-

تشریح: انتیس 29 یا تیس 30 دن چونکہ قمری مہینے کی کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ مدت ہے۔ شریعت نے قمری مہینہ کی تعیین کو ستاروں کے علم یا آلات و رویت کے حساب سے متعلق نہیں کیا بلکہ اسکی بنیاد رویت ہلال پر رکھی ہے یعنی چاند کو دیکھ کر ہی روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ رکھنا ختم کرو۔

اب رؤیت ہلال مختلف ممالک میں کے مختلف اوقات اور مختلف تاریخوں پر ہونا عین ممکن ہے اور یہ بھی عین ممکن ہے کہ ماہ رمضان کے دوران مختلف ممالک کا سفر کرنے والوں میں سے کسی کے روزوں کی تعداد ۲۸ رہ جائے اور کسی کے ۳۱ ہو جائے۔ ایسی صورت میں جس شخص کے روزے 28 بن رہے ہوں وہ بعد میں ایک روزے کی قضا کر سکے گا اور جس کے 31 بن رہے ہوں وہ اسے نفلی تصور کر کے روزہ رکھ سکتا ہے۔

باب مراجعۃ صوم یوم الشک

یوم شک کی تعریف، اور اسے یوم شک کہنے کی وجہ

شعبان کی تیسویں شب یعنی انتیس تاریخ کو ابر وغیرہ کی وجہ سے چاند نہیں دیکھا گیا مگر ایک شخص نے چاند دیکھنے کی بنیاد دی اور اس کی بنیاد قبول نہیں کی گئی اسی طرح وہ فاسق لوگوں نے چاند دیکھنے کی گواہی دی اور ان کی گواہی قبول نہیں کی گئی اس کی صبح کو جو دن ہوگا یعنی تیس 30 تاریخ کو یوم شک کہلائے گا کیونکہ اس دن کے بارے میں یہ بھی احتمال ہوتا ہے کہ رمضان شروع ہوگیا اور یہ بھی احتمال ہوتا ہے کہ نہ ہو لہذا اس غیر یقینی صورت کی وجہ سے اسے شک کا دن کہا جاتا ہے۔

ہاں اگر انتیس کو ابر وغیرہ نہ ہو اور کوئی شخص بھی چاند نہ دیکھے تو تیس تاریخ کو یوم شک نہ کہیں گے۔

حدیث نمبر ۲۲۳۳:-

اس حدیث میں اسی دن کے بارے میں کچھ تفصیل ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص شعبان کی پہلی ہی تاریخ سے نفل روزہ رکھتا چلا آرہا ہو یا تیس تاریخ اتفاق سے اس دن ہو جائے کہ جس میں کوئی شخص روزہ رکھنا رکھنے کا عادی ہو تو اس کے لئے اس دن روزہ رکھنا افضل ہوگا، اسی طرح یوم شک کو روزہ رکھنا اس شخص کے لئے بھی افضل ہے جو شعبان کے آخری تین دنوں میں روزے رکھتا ہو۔

Date:

Day: M T W T F S

اور اگر یہ صورتیں نہ ہوں تو یوم شک کا مسئلہ یہ ہے
کہ خواص تو اس دن نفل کی نیت کے ساتھ روزہ رکھ
لیں اور عوام دوپہر تک کچھ کھائے پئے بغیر انتظار
کریں اور اگر چاند کی کوئی قابل قبول شہادت نہ آئے تو
دوپہر کے بعد افطار کر لیں۔